رسالہ:۵

دیدار خدا

تلخیص:

منبہ المنیہ بوصول الحبیب الی العرش والرؤیہ

(محبوب خدا ﷺ کی عرش تک رسائی اور دیدار الٰہی کے بارے میں مطلوب سے خبردار کرنے والا)

ابوبنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ

+923212094919

youtube.com/farazattarimadani facebook.com/farazattarimadani

پیش لفظ

الحمد للہ اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی رضویہ کی تیسویں جلد کے رسائل کی تلخیص و تسہیل کا کام جاری ہے۔ حسن اتفاق سے ترتیب کے لحاظ سے اب جو رسالہ سامنے آیا اس کا موضوع معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مہینہ بھی رجب المرجب کا چل رہا ہے اور شب معراج بھی قریب ہے، اس کو میں نے اچھے شگون پر محمول کیا اور اس رسالے کی تلخیص کا کام جلد کرنے کی نیت کی۔ الحمد للہ اس سے پہلے چار رسالوں کی تلخیص ہو چکی ہے، وہ پڑھنے کے لئے اس کتاب کے آخر میں موجود لنک سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔ اللہ پاک اخلاص و استقامت کے ساتھ یہ کام آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

تعارف

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ معراج کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کو دیکھنا کس حدیث سے ثابت ہے اور دوسرا سوال یہ ہوا کہ کیا علمائے کرام نے اس واقعے کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ پہلے سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوع حدیثیں، صحابہ، تابعین اور ائمہ دین کے اقوال بیان کیے اور دوسرے سوال کے جواب میں مزید علمائے کرام کی کتابوں سے روایات بیان کیں۔

مرفوع حدیثیں:

1-میں نے اپنے رب کو دیکھا۔(مسند احمد بن حنبل)

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

2-بے شک اللہ پاک نے موسیٰ(علیہ السلام) کو کلام کی نعمت عطا کی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھ کو شفاعت کبریٰ اور حوض کوثر سے فضیلت بخشی۔(کنزالعمال)

3-مجھے میرے اللہ پاک نے فرمایا: میں نے ابراہیم(علیہ السلام) کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محمد!(صلی اللہ علیہ وسلم) دیدار بخشا کہ بغیر کسی پردے کے تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔(تاریخ دمشق الکبیر)

4-ابن مردویہ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راویت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سدرالمنتہٰی کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ !ﷺ حضور نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: مجھے اس کے پاس رب کا دیدار ہوا۔(الدرالمنثور)

اٰثارالصحابہ:

1- ہم بنی ہاشم اہلبیت تو فرماتے ہیں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔(ترمذی)

2- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کروایا: کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔(درمنثور)

3- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں اللہ پاک نے موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے کلام رکھا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے دوستی اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار۔ (اورامام ترمذی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا کہ) بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ پاک کو دوبار دیکھا۔ (المعجم الاوسط / ترمذی)

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔ (المواہب اللدنیۃ)

امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ شامی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

5- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ (المواہب اللدنیۃ)

امام احمد قسطلانی اور عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں: اس کی سند قوی ہے۔

6- مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں (شرح الزرقانی)

اخبار التابعین:

1- امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ)

2- امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نواسے ہیں راویت کرتے ہیں کہ وہ مانتے تھے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ پاک کو دیکھا اور اس بات کا اگر کوئی انکار کرتا تو سخت ناراض ہوتے۔(شرح الزرقانی)

3- کعب احبار جو پچھلی کتابوں کے عالم ہیں اور امام ابن شہاب زہری و امام مجاہد مخزومی مکی و امام عکرمہ بن عبد اللہ ہاشمی و امام عطا بن رباح قرشی مکی امام اعظم ابو حنیفہ کے استاد اور امام مسلم بن صبیح ابو الضحیٰ کوفی اور عالم قرآن حبر الامہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کے تمام شاگردوں کا بھی یہی مذہب ہے۔(المواہب اللدنیۃ)

ائمۃ الدین کے اقوال:

1- امام خلّال کتاب السن میں اسحٰق بن مروزی سے راویت کرتے ہیں، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالٰی دیدار کو ثابت مانتے اور دلیل دیتے ہوئے فرماتے: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کاارشاد ہے میں نے اپنے رب کو دیکھا۔(المواہب اللدنیۃ)

2- نقاش اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما پر یقین رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی)

3- امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں: امام معمر بن راشد بصری اوران کے سوااور علماء نے اس پر جزم کیا، اور یہی مذہب ہے امام اہلسنت امام ابوالحسن اشعری اور ان کی پیروی کرنے والوں میں سے اکثریت کا۔(المواہب اللدنیہ)

4-علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں: صحیح ترین مذہب یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔(نسیم الریاض)

5-امام نووی شرح صحیح مسلم میں پھر علامہ محمد بن عبد الباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں: جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔(شرح الزرقانی)

یہ چند اقوال بیان کر دیے ہیں، اگر سب جمع کرنے جائیں تو کئی جلدیں درکار ہونگی۔

بے شک علمائے دین اور ثقہ راویوں نے اپنی کتابوں میں واقعہ معراج کا تذکرہ کیا ہے۔

امام اجل سیدی محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

سریت من حرم لیلا الی حرم كما سری البدر فی داج من الظلم

وبت ترقی الی ان نلت منزلة من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم

خفضت كل مقام بالاضافة اذ نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

فخرت كل فخار غیر مشترک وجزت كل مقام غیر مزدحم

یارسول اللہ! حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصٰی کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے، اور حضور اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پہنچے جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔ حضور نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو نیچے کر دیا، جب حضور بلندی کے لئے تنہا علم کی طرح ندا فرمائے گئے حضور نے ہر ایسا فخر جمع

فرمالیا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ہر اس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بغیر کسی کی شرکت کے جمع فرما لئے اور حضور تمام مقامات سے بغیر کسی رکاوٹ کے گزر گئے۔(الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ)

یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تنہا گزر گئے کہ دوسرے کو یہ نصیب نہ ہوا۔

علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں: حضور دروازہ میں داخل ہوئے اورآپ نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کمال درجے کے قرب کی وجہ سے کسی ایسے کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی جو آگے بڑھنے کی طرف دوڑے اور تمام عالم وجود میں کسی کے لئے کوئی بلندی اور ترقی کی جگہ یا اٹھنے بیٹھنے کی جگہ باقی نہ رکھی بلکہ حضور عالم مکان سے آگے بڑھ کر مقام قاب و قوسین او ادنٰی تک پہنچے تو حضور کے رب نے حضور کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔(الزبدۃ العمدۃ فی شرح القصیدۃ البردۃ)

نیز امام ہمام ابو عبد اللہ شرف الدین محمد قدس سرہ، ام القریٰ میں فرماتے ہیں:

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گر جاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام ہی نہیں۔

(ام القریٰ فی مدح خیر الوریٰ)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

بعض ائمہ نے فرمایا معراج کی رات دس معراجیں تھیں، سات ساتوں آسمانوں میں، اور آٹھویں سدرۃ المنتہٰی، نویں مستویٰ، دسویں عرش تک۔ (افضل القریٰ لقراء ام القری)

سید علامہ عارف باللہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں اسے نقل فرما کر باقی رکھا اور فرمایا: امام شہاب مکی نے شرح ہمزیہ امام بوصیری میں کہا کہ بعض ائمہ سے منقول ہے کہ معراجیں دس ہیں۔ (الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ)

نیز شرح ہمزیہ امام مکی میں ہے:

جب ہوا کو سلیمان علیہ الصلٰوۃ والسلام کے تابع کیا گیا کہ یہ ہوا آپ علیہ السلام کو صبح شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو براق عطا ہوا کہ حضور ﷺ کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اوراس میں کم ترین فاصلہ (یعنی ساتویں آسمان سے زمین تک) سات ہزار سال کی راہ ہے۔ اور وہ جو عرش سے بھی اوپر سے مستوٰی اور رفرف تک رہی اسے تو خدا ہی جانے۔(افضل القرٰی لقرء ام القرٰی)

اسی میں ہے: جب موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو دولت کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ویسی ہی معراج کی رات ملی اور انتہائی نزدیکی اور سر کی آنکھوں سے دیدار اس کے علاوہ تھا۔ اور بھلا کہاں کوہ طور جس پر موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام نے رب

سے کلام کیا اور کہاں عرش سے بالا جہاں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام ہوا۔(افضل القرٰی لقرء ام القرٰی)

اسی میں ہے: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں معراج کی رات آسمانوں تک ترقی فرمائی، پھر سدرۃ المنتہٰی، پھر مقام مستوٰی، پھر عرش اور رفرف و دیدار تک۔(افضل القرٰی لقراء ام القرٰی)

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالٰی تعلیقات افضل القرٰی میں فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو معراج بیداری میں بدن ورُوح کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک ہوئی، پھر آسمانوں، پھر سدرہ، پھر مستوٰی، پھر عرش و رفرف تک۔(تعلیقات علی ام القرٰی)

جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ساتویں آسمان سے گزرے سدرہ حضور کے سامنے بلند کی گئی اس سے گزر کر مقام مستوٰی پر پہنچے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم نور میں

ڈالے گئے وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے، ہر پردے کی مسافت پانچ سو سال کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لئے لٹکایا گیا، حضور اقدس اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے، اور عرش سے ادھر گزر نہ فرمایا وہاں اپنے رب سے قاب قوسین اوادنٰی پایا۔ (الفتوحات الاحمدیۃ بالمنح المحدیۃ شرح الھمزیۃ)

امام علامہ احمد قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں اور علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا، یہی مذہب راجح ہے، اور اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بلند و بالاتر مقام میں کلام فرمایا جو تمام سے اعلٰی تھا اور بیشک ابن عساکر نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔ (المواہب اللدنیۃ)

اسی میں ہے:

علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے یا دو، ایک بار روح و بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک بار خواب میں یا بیداری میں روح و بدن مبارک کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجد اقصٰی تک، پھر خواب میں وہاں سے عرش تک۔(المواہب اللدنیۃ)

اور حق یہ ہے کہ وہ ایک اسراء ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلٰی تک بیداری میں روح و بدن اطہر ہی کے ساتھ ہے۔ جمہور علماء و محدثین و فقہاء و متکلمین سب کا یہی مذہب ہے۔(المواہب اللدنیۃ)

اسی میں ہے: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے ساتھ جبریل نے سدرۃ المنتہٰی تک عروج کیا اور اللہ پاک نے دَنَا فَتَدَلّٰیۙ(پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہوگیا) فرمایا

تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ ان سے کم کا رہ گیا، یہ قریب ہونا بالائے عرش تھی، جیسا کہ

حدیث شریف ہے۔(المواہب اللدنیۃ)

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں: حدیث

معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی پہنچے

جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والتسلیم رفرف لائے وہ حضور کو لے کر عرش تک اڑ گیا۔(نسیم

الریاض)

اسی میں ہے: صحیح حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

شب معراج جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے کہ آگے لامکان ہے اور یہ

سب بیداری میں جسم مبارک کے ساتھ تھا۔(نسیم الریاض)

امام علامہ عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الیواقیت والجواہر

میں لکھتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تعریف کے طور پر ارشاد فرمانا کہ یہاں تک

کہ میں مستوی پر بلند ہوا اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ جسم کے قدم سے سیر کا انتہائی

مقام عرش ہے۔(آگے کوئی مقام نہیں بلکہ لا مکان ہے)(الیواقیت والجواہر)

مدارج النبوۃ شریف میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میرے

لئے سبز بچھونا بچھایا گیا جس کا نور آفتاب کے نور پر غالب تھا چنانچہ اس نور کے سبب

میری آنکھوں کا نور چمک اٹھا، پھر مجھے رفرف پر سوار کر کے بلندی کی طرف اٹھایا گیا

یہاں تک کہ میں عرش پر پہنچا۔(مدارج النبوۃ)

منقول ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرش پر پہنچے تو عرش نے آپ کا

دامن اجلال تھام لیا۔(مدارج النبوۃ)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے: ہمارے نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

کے علاوہ عرش سے اوپر کوئی نہیں گیا، آپ اس جگہ پہنچے جہاں جگہ نہیں۔امکان کی دنیا

سے قدم مبارک اٹھا لئے کہ اللہ پاک نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی مسجد حرام

سے وہاں تک جو عالم کا آخری کنارہ ہے کہ وہاں نہ مکان ہے نہ جہت، نہ نشان اور نہ نام۔

(اشعۃ اللمعات)

نیز حدیث قد رأی ربہ مرتین (تحقیق آپ نے اپنے رب کو دوبارہ یکھا۔) کے تحت ارشاد فرمایا: تحقیق آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا، ایک بار جب آپ سدرہ کے قریب تھے ، اوردوسری بار جب آپ عرش پر جلوہ گر ہوئے۔(اشعۃ اللمعات)

مکتوبات حضرت شیخ مجدد الف ثانی جلد اول، مکتوب ۲۸۳ میں ہے: اس رات سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکان وزمان کے دائرے سے باہر ہو گئے، اور امکان کی حد سے نکل کر آپ نے ازل و ابد کو ایک پایا اور ابتداء اور انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا۔(مکتوبات امام ربانی)

نیز مکتوب ۲۷۲ میں ہے: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ رب العالمین کے

محبوب ہیں اور تمام موجودات اولین و آخرین سے افضل ہیں، جسمانی معراج سے

مشرف ہوئے اور عرش و کرسی سے آگے گزر گئے اور مکان و زمان سے اوپر چلے

گئے۔(مکتوبات امام ربانی)

نوٹ: یہاں آخر میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ اصول حدیث کی گفتگو کی ہے

جس کو میں نے ذکر نہیں کیا۔

مکمل ہوا

نوٹ: الحمد للہ! اب تک 19 کتابیں پی ڈی ایف کی صورت میں آچکی ہیں جن میں سے 5 اعلی
حضرت کے رسالوں کی تلخیص ہیں چند کتابیں یہ ہیں:
(۱)خلاصہ تراویح (۳۰پاروں کا اردو خلاصہ)
(۲) نبی ہمارے بڑی شان والے (تلخیص تجلی الیقین)
(۳)والدین مصطفی جنتی جنتی (تلخیص شمول الاسلام)

(۴)قواعد المیراث

(۵)ھدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ (اربعین نوویہ کا اردو ترجمہ مع شرح)

(۶)اعلیٰ حضرت اور فن شاعری

(۷)غزوہ بدر اور فضائل اہل بدر

(۸)جنت البقیع میں آرام فرما چند صحابہ کرام

(۹)درس سیرت

(۱۰)پیارے نبی کے پیارے نام

(۱۱)الادعیۃ النبویہ من الاحادیث المصطفویۃ (نبوی دعائیں)

(۱۲)شان ابو بکر (۱۳)خلافت فاروق اعظم (۱۴)فیضان عثمان غنی

میری دیگر تحریرات پڑھنے کے لئے ان لنکس پر جائیں

https://archive.org/details/@farazattari26

الحمد للہ! مختلف کورسز کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے چند یہ ہیں:

(۱)فیضان بہار شریعت (۲)وارثت کورس (۳)توقیت کورس (۴)نماز کورس

(۵)زکوٰۃ کورس (۶)روزہ کورس (۷)چالیس احادیث (۸)باطنی بیماریوں کا علم

(۹)اصول حدیث (۱۰)اصول تفسیر